سوال

(267) شرع شریف میں حلالہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شرع شریف میں حلالہ کس کو کہتے ہیں۔ ہمارے بعض علاقوں میں مروجہ حلالہ عمل میں لاتے ہیں۔ کسی کے لئے حلالہ کرتے ہیں۔ بعض مفتی اس پر جواز کا فتویٰ دیتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو حدیث

لعن رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ

کا کیا مطلب ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حلالہ مطلقہ عورت کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرنے اور پھر اس سے طلاق یا موت زوج کی وجہ سے علیحدہ ہوکر پہلے ذوج مطلق کے لئے حلال ہوجاتی ہے اس کا نام ہے۔ لیکن ذوج اول یا زوجہ یا اس کے کسی ولی کی طرف سے زوج ثانی سے یہ شرط کرنی کہ وہ طلاق دے دے اور زوج ثانی کا اس شرط کو قبول کر کے نکاح کرنا یہ حرام ہے اس میں فریقین پر لعنت کی گئی ہے حدیث جو سوال میں مذکور ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ تحلیل کی شرط کر کے نکاح کرنا موجب لعنت ہے۔ (نکاح محمدی ص 71تا80) (محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ مدرسہ الصیغیہ دھلی۔) (منقول از اخبار الجمعیۃ دھلی جلد نمبر 14۔ 44 مورخہ 6 شعبان المعظم 1350ء۔ 16دسمبر 1931ء)

طلاق کا مسئلہ

ہفتہ دو ہفتے میں ایک بار یہ واقعہ ضرور سامنے آتا ہے۔ کہ کوئی مسلمان غصہ میں یا بغیر غصہ کے ہی سہی ایک جلسہ میں تین بار طلاق دیتا ہے یا حمل یا ماہواری کے زمانہ میں طلاق دیتا ہے۔ توان تمام حالتوں میں بعض مولوی طلاق بائن کا فتویٰ لگادیتے ہیں۔ جو بالکل غلط ہوتا ہے۔ چند باتیں یاد رکھیے۔

1۔ غصے کی طلاق سرے سے ہی طلاق ہوتی ہی نہیں۔ لہذا رجوع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

2۔ ماہواری کے ایام میں بھی طلاق طلاق نہیں ہوتی۔ طھر کی حالت شرط لازم ہے۔

3۔ اگرایک صحبت میں تین طلاقیں دے۔ تووہ ایک طلاق رجعی مانی جائے گی۔ رجعی سے یہ مطلب ہے کہ شوہر اس طلاق کوواپس لے کر پھر میاں بیوی کے تعلقات قائم کرسکتا ہے۔ 4۔ اگر بزریعہ خط طلاق دی ہے۔ توخواہ مضمون میں کتنی ہی سختی کی گئ ہو۔ توایک ہی رجعی طلاق مانی جائے گی۔جسے واپس لیا جاسکتا ہے۔ نیز خط کا مضمون اسی طرح صاف ہوا کہ ''کہ میں فلاں بنت فلاں کو طلاق دیتا ہوں''خط غصے میں نہ لکھا ہواور حالت طھر میں پہنچے۔

5۔ اگررجوع کرنے اتنی دیر کی کہ عدت کی مدت سے زیادہ وقت گزر گیا توایسی حالت میں تجدید نکاح کا حق ہے یعنی دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہوجائے اگر عورت دور ہے تو تجدید نکاح بغیر سفرکیے بذریعہ وکیل کہا جاسکتا ہے۔

6۔ ایک اوراصولی بات یادرہے کہ اگر طلاق کے شرعی طریقہ میں کوئی شبہ کی بات ہے۔ توشبہ کا فائدہ طلاق کے خلاف ہوگا نہ کہ طلاق کے حق ہیں۔

(حافظ علی بہادر خان۔ ایڈیٹر روزنامہ ہلال نو بمبئی۔ اخبار حلال تو11دسمبر1953ء)

ایک وقت کی تین طلاقیں اور حنفی علماء کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کوتین طلاقیں دیں۔ اورتیسری طلاق دینے کے ساتھ ہی ساتھ یہ کہا کہ میں تیسری طلاق تاکید کے ساتھ دے رہا ہوں کیا اس صورت میں زید رجوع کرسکتا ہے۔ ؟بینوا توجروا۔

الجواب

صورت مسئولہ میں اس کی تصدیق فیما بینہ وبین اللہ کی جائے گی۔ جیسا کہ در مختار میں ہے۔

لفظ الطلاق وقع الكل وان نوي التاكيد دين

اس قول کی بناء پر زید اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم سید حفیظ اللہ الدین احمد غفرلہ امام مسجد رنگریزاں باڑہ دھلی)

اگر تیسری طلاق تاکید کی نیت سے دی تھی۔ توتین طلاقیں عند اللہ نہ ہوں گی۔ اورخاوند رجوع کرسکتا ہے مگر اس کو کوئی یہ حکم نہیں دے سکتا۔ (محمد کفایت اللہ دھلی۔ مطبوعہ اخبار اہل حدیث دھلی10نومبر1951ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص258

محدث فتویٰ